بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۳۶/۷۱ | سوموار ۲۸ شعبان ۱۴۰۲ھ | ۲۱ احسان ۱۳۶۱ ہش | ۲۱ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۳۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۰ احسان / جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ضعف اور پیشاب کی انفیکشن کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب کرام خصوصی التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؂

محض اپنے فضل و کرم سے:

اللہ تعالیٰ نے صدمہ کو سکینت میں بدل کر تمکنتِ دین کے سامان پیدا فرما دیئے

فرشتوں نے ساری جماعت کو اپنے حصار میں لے لیا اور ایک بھی سعید روح ضائع نہیں ہوئی

ہمارا محبوب آقا سراپا محبت و شفقت تھا جس نے ساری دنیا کو "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" کا درس دیا

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کی دلفگار جدائی پر قرارداد تعزیت اور مظہر رابع کی خدمت میں اطاعت کا عہد

ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا یہ اجلاس آج مورخہ ۱۶ احسان ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۱۶ جون ۱۹۸۲ء دفتر صدر انجمن احمدیہ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی:۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی تقدیر کے مطابق ہنساتا بھی ہے اور رلاتا بھی۔ اور وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے اس آیت قرآنی کے مطابق گذشتہ چند دنوں میں اللہ تعالیٰ نے رلانے اور ہنسانے کے دو عظیم جلوے ہمیں دکھائے۔ خوشی اور غمی کے دو دھارے چلائے جن کے سامنے ہم نے سر تسلیم و رضاء خم کیا۔ ایک محبوب جدا ہوا اور ایک محبوب عطا ہوا۔

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے بڑے صدمہ سے ہمیں اپنے خاص فضل سے بہت بڑی سکینت عطا فرمائی اور آیت استخلاف کے وعدے کے مطابق ہمارے خوف کو امن سے بدل دیا اور احمدیت کی تمکنت اور مضبوطی کے سامان پیدا فرمائے اور رسالہ الوصیت کے مطابق قدرت ثانیہ کا چوتھا مظہر عطا فرمایا۔ اس موقع پر یہ نظارہ خوب تھا۔ فرشتوں نے ساری جماعت کو اپنے حصارِ عافیت میں لے لیا اور ایک بھی سعید روح ضائع نہیں ہونے دی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

الٰہی سلسلوں میں قدیم سے یہ سنت اللہ جاری ہے کہ غم اور صدمہ سے انہیں دوچار ہونا پڑتا ہے اسی سنت اللہ کے مطابق ۸، ۹ جون کی درمیانی شب کو پونے ایک بجے قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث۔ نافلۂ موعود متعدد بشارتوں کے مصداق۔ اکناف عالم میں نظام احمدیت کو مستحکم کرنے والے مبارک وجود سیدنا حافظ مرزا ناصر احمد اللہ آپ پر راضی ہو کی وفات کے صدمہ نے ہمارے دلوں کو ہلا دیا۔

اس موقعہ پر ہم اپنے پیارے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ میں یہی کہتے ہیں:۔

"تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا"

ہماری آنکھیں اشکبار ہیں دل بیحد مغموم مگر زبان سے ہم صرف وہی کہتے ہیں جس سے خدا راضی ہو یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

آپ کا سانحۂ ارتحال احمدی دنیا کے لیے ایک زلزلہ عظیمہ سے کم نہ تھا ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ آپ کی ذات ہر احمدی کے لیے ماں باپ

(باقی صفحہ ۴ پر)

ہم حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے مشن کو پورا کرنے کیلئے پوری ہمت صرف کر ڈالیں گے

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امداد و اعانت میں خون کا آخری قطرہ تک پیش کر دیں گے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے قرارداد تعزیت و تجدید عہد

ہمارے دل و جان سے پیارے آقا قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ۸-۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہم اپنے محبوب آقا کے فراق میں مرغِ بسمل کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ لیکن اپنے رب کی رضا پر سرِ تسلیم خم کئے ہوئے کہتے

(باقی صفحہ ۵ پر)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱/۶/۸۲ سے مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مقرر فرمایا ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ شعبان ۱۴۰۲ھ

۲۱ احسان ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتحاد و اتفاق اور اجتماعیت کا اصل محور

اگرچہ اسلام نے اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ ہر مومن ایمان کے مطابق نیک اور صالح اعمال بجالا کر عبودیت کے مقام پر فائز ہو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن کر دنیا میں زندگی گزارے۔ تاہم اس سے بڑھ کر اس نے اس امر پر زور دیا ہے کہ تمام کے تمام عباد الرحمٰن ایک مرکز پر جمع ہو کر اور ایک مرکزی ہیئت حاکمہ کے تابع ہو کر اجتماعی زندگی بسر کریں تاکہ ان کے اس طرح باہم مجتمع ہونے اور ایک مرکزی قوت یا ہیئت حاکمہ کے تابع ہو کر صالح زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں حزب اللہ معرض وجود میں آسکے۔ اور اس طرح یہ دنیا امن و عافیت اور تحفظ و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

اس مرکزی قوت یا ہیئت حاکمہ کی اہمیت ذہن نشین کرانے اور اس کی نشاندہی کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں اور مسلمانوں کو ایک اجتماعی حکم دیا ہے اور وہ حکم یہ ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

(آل عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ (اے مومنو!) تم سب مل کر حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور تفرقہ کی راہ پر گامزن نہ ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تفرقہ سے بچنے اور اجتماعیت اور مرکزیت کو قائم و برقرار رکھنے کے لئے حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامنے اور ہمیشہ تھامے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حبل اللہ سے کیا مراد ہے۔ سو حبل کے ایک معنی ہیں رسّی کے جو منتشر چیزوں کو باندھ کر انہیں اکٹھا، مجتمع اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کر دیتی ہے۔ سو وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کے معنے ہوئے کہ اے مومنو! اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ یہاں پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی رسّی سے کیا مراد ہے۔ سو اللہ کی رسّی سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپ کا لایا ہوا دین ہی ہو سکتا ہے۔ اور یقیناً ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث ہی اس لئے فرمایا کہ آپ بھٹکی ہوئی اور پراگندہ و منتشر انسانیت کو راہِ راست پر لا کر ایک مرکز پر جمع کریں اور ان میں اتحاد و اتفاق کی ایک ایسی روح پھونکیں کہ وہ سگے بھائیوں کی طرح باہم دگر ایک نظر آنے لگیں۔ چنانچہ آپ نے دنیا میں مبعوث ہو کر ان لوگوں کو جو صدیوں سے ایک دوسرے کے دشمن چلے آرہے تھے اور درندگی اور خونخواری میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے آپس میں بھائی بھائی بنا دیا اور اپنی قوتِ قدسی کی مدد سے انہیں ایک ایسی وحدت میں ڈھال دکھایا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند متحد و مربوط اور مستحکم و مضبوط نظر آنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ

(آل عمران آیت ۱۰۴)

فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم الشان کارنامہ کی طرف توجہ دلائی اور مومنوں کو تلقین فرمائی کہ وہ حضور کا یہ کارنامہ ہمیشہ یاد رکھیں اور آپ کے ساتھ محبت و اطاعت کا تعلق مضبوط سے مضبوط تر کر کے اپنے اتحاد و اتفاق کو برقرار رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اسی لئے فرمایا۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (الاحزاب آیت ۷)

یعنی نبی کا مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق ہے (مراد یہ کہ وہ اپنی جانوں سے بھی بڑھ کر نبی سے محبت کریں اور اس کے ہر حکم کی کمال انشراح صدر

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

السّلام اے کاروانِ دیں کے میرِ کارواں

مورد الطافِ رحمٰن و خداوندِ جلیل — اے غلامِ صاحبِ تسنیم و کوثر سلسبیل
تیرا آنا غلبۂ حق کا تیا اک سنگِ میل — ذات تیری صدقِ دینِ حق کی ہے روشن دلیل
قدرتِ ثانی کا تو چوتھا ہے مظہر بے گماں
السّلام اے کاروانِ دیں کے میرِ کارواں

تیرگیٔ شب میں پنہاں صبحِ صادق کی نوید — کلفتوں کے بعد ہی ہم دیکھتے ہیں روزِ عید
بحرِ غم میں تھا سراسر غرق قلبِ ہر سعید — مومنوں کے واسطے تو شادمانی کی کلید
وعدہ استخلاف کا پورا ہوا پھر شان سے
ہر دلِ مومن کا غم بدلا ہے اطمینان سے

تو مجددِ الفِ آخر کا ہے برحق جانشیں — زیبِ اورنگِ خلافت خسروِ منبر نشیں
بے کسوں اور بے سہاروں کا تو ہے حصنِ حصیں — دمبدم روح القدس دائم ترا ہے ہمنشیں
تو سراپا حسن و احسان خلق تیرے سب حسیں
خندہ رو، شیریں زباں، شیریں سخن، روشن جبیں

اے رسول اللہؐ کے ابنِ غلام ابنِ غلام — ہے ترے پاکیزہ ہاتھوں میں خلافت کی زمام
بن گیا تو فضلِ حق سے مومنوں کا ہے امام — تھام لی تو نے دلائل کی ہے تیغِ بے نیام
کٹ کے رہ جائے گا تارِ و پودِ باطل بالیقیں
السّلام اے شاہسوارِ راہِ عرفان و یقیں

تو ہے پورِ مصلحِ موعود و سلطان البیان — تیری تحریروں سے ظاہر الفتِ شاہِ جہاں
تیری ہر تقریر میں پنہاں ہزاروں بوستاں — تو ہے نکتہ آفرین و نکتہ پرور نکتہ داں
شاد زی آباد زی اے شاہِ اقلیمِ سخن
تیرا اک اک شعر ہے ہم پلۂ درِ عدن

کلکِ عنبر بار سے تیرے معطر ہو جہاں — ہوں مسخر تیری تقریروں سے اذہانِ جہاں
فضلِ ربانی سے جب تیرا قلم ہو درفشاں — اس سے برکت پائینگی قوموں کی قومیں بیگماں
"از پئے اسلامیاں کون و مکاں دیگر شود
ایں جہاں دیگر شود ایں آسماں دیگر شود"[1]

عہد میں تیرے بڑھے اسلام کا عزّ و وقار — مطلعِ مغرب سے ہوگا مہرِ دیں یوں آشکار
نور سے جس کے منور ہونگے امصار و دیار — ہر سعادتمند ہوگا دینِ برحق کا شکار
عقل حیراں در علوئے عظمت و ہم شانِ تو
برتر از کیواں بود کاشانہ و ایوانِ تو

السّلام اے زینتِ تختِ خلافت السّلام — السّلام اے گوہرِ درجِ امامت السّلام
ہر دلِ مومن پہ ہے تیری حکومت السّلام — السّلام اے بزمِ دینِ حق کی زینت السّلام
عاجز و ناکارہ تیرے در کا ہے ادنےٰ گدا
اک نگاہِ لطف ہو اس کی طرف بہرِ خدا

[1] یہ شعر حضرت مظہر کیوتھلوی کا ہے۔ ماخوذ از "درد و درماں" کلامِ فارسی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

(از مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

حیاء کے لغوی معنی ـــــ

حیاء کے معنے شرمانا، انقباض نفس اور سکڑنا اور رک جانا، برملا نمائش و نمود سے رکنے کے ہیں۔ فرمایا

وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیِ مِنَ الْحَقِّ

اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں رکتا

پھر فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا (بقرہ)

یقیناً اللہ مثال بیان کرنے سے نہیں رکتا۔

نیز فرمایا:۔

فَجَاءَتْہُ اِحْدٰھُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَاءٍ۔

کہ ان دونوں میں سے ایک لڑکی ان کے پاس شرماتی ہوئی چل کر آئی

مفردات میں ہے حیاء ملامت کے ڈر سے انقباض۔ برائیوں سے انقباض اور ان کو چھوڑنا۔ حَیَ۔ وہ شرما گیا۔ حَیِیٌّ وَ مُسْتَحْیٍ۔ شرمانے والا۔ روایت ہے اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ یعنی قبائح کا تارک اور محاسن کا فاعل ہے۔ اور حدیث شریف میں روایت ہے

اِنَّ اللّٰہَ یَسْتَحْیِ مِنْ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ اَنْ یُّعَذِّبَہٗ۔

یعنی اللہ تعالیٰ بوڑھے مسلمان کو عذاب نہیں دے گا۔

انقباضِ نفس اور نفس کا سکڑنا اللہ تعالیٰ کی صفت میں مراد نہیں کیونکہ وہ اس سے منزہ اور پاک ہے یہاں مراد ترک تعذیب یعنی بوڑھے مسلمان کو عذاب نہیں دے گا۔

(مفردات لامام راغب)

حیا۔ وہ طبعی حالت ہے جب محل اور موقع کے لحاظ سے بالارادہ اسے استعمال کیا جائے تو یہ ایک خلق ہے۔ حیا کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

کہ حیا ایک ایماندار کے ایمان کا حصہ ہے

ایمان ـــــ

مفردات الامام راغب میں ایمان کے یہ معنے لکھے ہیں۔

ایمان نام ہے اس شریعت کا جس کو محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے اس معنے کے مطابق ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالصَّابِئُوْنَ۔ وہ لوگ جنہوں نے شریعت پر یقین کیا اور جو یہودی ہے اور ستارہ پرست ہوئے ہر وہ شخص جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں داخل ہو اور اللہ تعالیٰ اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا اقرار کرتے ہوئے وہ ایمان سے موصوف ہے کہا گیا ہے اس کے موافق اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ۔ کبھی ایمان مدح کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس سے بطور تصدیق و یقین جان و دل کا حق کے لئے اقرار کرنا مراد لیا جاتا ہے۔ جو تین باتوں کے اکٹھا ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔

اوّل:۔ تصدیق و تحقیق اور لازم جاننا

دوم:۔ اقرار باللسان زبان کے ساتھ اقرار کرنا اور بیان کرنا۔

سوم:۔ جوارح و اعضاء کے ساتھ اس کے موافق عمل کرنا اسی کے موافق اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ اعتقاد اور راست گفتاری اور عمل صالح ہی سے ہر ایک کو ایمان کہا جاتا ہے۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ اللّٰہ۔

اللہ کی شان نہیں کہ تمہاری نماز کو تلف کرے۔

حیا (یعنی شرم و توبہ) تھوڑے نقصان و ضرر کا دور کرنا بھی ایمان قرار دیا جاتا ہے۔ مگر ایمان ایسی تصدیق ہے جس کے ساتھ امن و آرام ہو

(مفردات راغب)

پس ایک مومن مسلمان کا ایمان اس وقت مکمل ہوتا ہے جب وہ باحیا ہو۔ بے حیا اور بے باک نہ ہو۔

ایک سوال ـــــ

بعض کہتے ہیں کہ حیا سے انسان نیکی کا حکم نہیں دے سکتا اور نہ ہی برائی سے روک سکتا ہے اور نہ علم کے حصول کے لئے سوال کر سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے حیاء کے یہ حقیقی معنے اور صحیح مطلب نہیں ہے۔ یہ تو بزدلی اور عجز ہے اور لغت کے لحاظ سے شرعی معنے حیا کے یہ ہیں کہ حیا ایسا خلق ہے کہ اس سے برائی ترک ہو اور دوسرے معنے یہ ہیں

الحیاء انقباض النفس عن ارتکاب القبیح طبعاً او شرعاً (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

اور یہ چیز شرعی لحاظ سے قابلِ تعریف ہے پس اللہ تعالیٰ سے حیا کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات نواہی سے مجتنب رہے اور مخلوقِ خدا کو کوئی دکھ اور تکلیف نہ دے۔

حیاء کس چیز کا نام ہے ـــــ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ

کہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔

اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی

اِنَّا نَسْتَحْیِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی ہم اللہ سے حیا رکھتے ہیں الحمد للہ۔

اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فلیحفظ الرأس وما وعیٰ

کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے حیا رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے سر کی اور اس میں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرے

ولیحفظ البطن وما حویٰ

اور چاہیئے کہ وہ اپنے پیٹ کی اور جو اس میں خوراک وغیرہ ڈال کر اسے بھرا ہے اس کی حفاظت کرے

یعنی پیٹ میں حلال خوراک ڈالی جائے رزقِ حرام سے مجتنب رہے

ولیتذکر الموت والبلیٰ

اور جو اللہ تعالیٰ سے حیا رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنی موت کو اور ابتلا اور مصیبت کو یاد رکھے۔ کیونکہ موت کو اور دکھوں کو یاد رکھنے سے انسان بدیوں سے گناہوں سے مجتنب رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے حقیقی حیاء رکھنے کے سلسلے میں فرمایا

ومن اراد الاٰخرۃ ترک زینۃ الحیاۃ الدنیا

کہ جو شخص آخرت میں سرخرو ہونا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ دنیاوی زیب و زینت کو ترک کر دے۔ اور دنیا کی وہ چیزیں جو اسے دین سے روکتی ہیں ان سے الگ رہے اور ان کی کوئی بھی پرواہ نہ کرے۔

"وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیَا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ"

اور جس نے یہ چیزیں اختیار کیں اور ایسے رنگ میں اللہ تعالیٰ سے حیا اختیار کی اس نے حقیقی طور پر حیا کا حق ادا کیا جیسا کہ اس کا حق ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک مومن مسلمان تب حیادار کہلا سکتا ہے جب وہ بدنظری جھوٹ گالی گلوچ اور غیبت سے الگ رہے اور حلال روزی کمائے اور حلال خوراک کھائے اور دنیاوی لذات کو ترک کر دے اور آخرت کے حساب و کتاب کو ہر دم یاد رکھے۔

بے حیائی سے اجتناب ـــــ

اسی طرح حیا کے بارہ میں حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَا کَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ وَمَا کَانَ الْحَیَاءُ اِلَّا زَانَہٗ

(جامع ترمذی کتاب البر والصلۃ)

جس بات میں فحش اور بے حیائی ہو وہ اسے عیب دار، بدنما اور قابلِ نفرت بنا دیتی ہے اور جو شخص شرم و حیا سے کام لے اس کے کام کو خوبصورت اور مزین کر دیتی ہے

حضرت ابو مسعود انصاری رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّۃِ الْاُوْلٰی اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

(صحیح بخاری کتاب الادب و مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء)

کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کے حکیمانہ کلام میں سے جو لوگوں تک پہنچے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب تو حیا نہ کرے تو پھر جو تیرا جی چاہے سو وہی کر۔ فارسی زبان میں اس حدیث کا مدنظر کہتے ہیں۔

"بے حیا باش ہرچہ خواہی کن"

یعنی جو شخص باوجود عقل رکھنے یا سمجھانے بجھانے دل سے حیا کو تسلیم نہیں کرتا اور اسے اختیار نہیں کرتا اور وہ اپنی ہٹ دھرمی سے بڑے چھوٹے کا لحاظ نہ رکھے اور وہ شرم و حیا سے کام نہ لے تو وہ اپنی ضد کی وجہ سے شیطانی کاموں میں آگے ہی آگے بڑھتا جاتا ہے وہ اپنا نقصان خود آپ ہی کرتا ہے کسی کو کچھ نقصان نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچا سکتا دراصل اس حدیث سے ڈرایا گیا ہے کہ انسان کو بے حیا نہیں ہونا چاہیئے۔ باحیا ہونا چاہیئے۔

حیا میں خیر ہی خیر ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ

(بخاری کتاب الادب ومشکوٰۃ باب الرفق والحیاء)

حضرت عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا سوائے نیکی کے اور کچھ ثمرہ نہیں لاتی۔ یعنی حیا میں خیر ہی خیر حاصل ہوتی ہے۔ حیا سے انسان دینی اور دنیاوی طور پر نقصان نہیں اٹھاتا

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ"

(مسلم، مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء)

حیا سراسر خیر ہی خیر ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ (مشکوٰۃ شریف باب الرفق والحیاء ترمذی کتاب الادب)

کہ حیا ایمان کی علامت ہے جس میں ایمان ہوگا وہ جنت میں جائے گا اور جو حیا کے برخلاف بے باک اور فضول آدمی ہو اور وہ برا آدمی ہے اس میں نیکی اور بھلائی نہیں پائی جاتی اور جس میں بھلائی نہ ہو وہ آگ میں داخل ہوگا۔

حضرت زید بن طلحہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ

(مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء، ابن ماجہ و بیہقی فی شعب الایمان)

کہ ہر ایک دین میں اخلاق کے لئے تعلیم پائی جاتی ہے اور اسلام میں اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے کہ انسان حیا کو اختیار کرے یعنی اسلام کا خلق حیا ہے۔ ہر مسلمان کو **حیادار** ہونا چاہیئے۔

حیاء اور ایمان۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ

(مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء، بیہقی فی شعب الایمان)

کہ حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ساتھی ہیں جب ان میں سے ایک نہ رہے تو دوسرا بھی نہیں رہتا یعنی جس میں حیا نہیں اس میں ایمان نہیں۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے ایک دوسری حدیث میں ہے

فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْاٰخَرُ (")

کہ جب ان دونوں میں سے ایک سلب ہو جائے تو دوسرا بھی سلب ہو جاتا ہے۔ یعنی جس میں ایمان نہیں اس میں حیا نہیں اور جس میں حیا نہیں اس میں ایمان نہیں ہوگا۔ یعنی ایمان دار آدمی حیادار ضرور ہوتا ہے اور جو حیا سے کام لیتا ہے اسے ایماندار کہا جا سکتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کے ساٹھ یا ستر شعبے ہیں۔ فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ ان میں سے افضل قول لا الٰہ الا اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں کوئی مطلوب اور کوئی مقصود نہیں اور سب سے کم درجہ ایمان کا یہ ہے کہ اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ کہ تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹا دیا جائے وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ اور حیا دراصل ایمان کا حصہ ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

یعنی کسی شخص کا ایمان اس وقت کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ حیا کو اختیار نہ کرے اور بے حیائی اور بے باکی کو ترک نہ کرے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اکمل طور پر عمل پیرا تھے چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا رکھتے تھے۔

ایماندار باحیا۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان مرد و عورت غض بصر نہیں کرتا اور پردہ نہیں کرتا اور بدنظری کرتا ہے وہ بے حیا ہے بدزبانی اور بدکاری۔ گالی گلوچ۔ جھوٹ چوری استہزاء۔ ظلم وستم۔ بے انصافی۔ بدظنی۔ بزدلی بے صبری۔ بددیانتی۔ بے غیرتی۔ لوگوں کے حقوق تلف کرنیوالا۔ باحیا نہیں اور نہ ہی کامل ایمان رکھنے والا انسان کہلا سکتا ہے۔ ان کے اجتناب سے باحیا اور ایماندار کہلاتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ اخلاق دو قسم کے ہیں۔ اوّل وہ اخلاق جن کے ذریعہ سے انسان ترک شر پر قادر ہوتا ہے دوسرے وہ اخلاق جس کے ذریعہ انسان ایصال خیر پر قادر ہوتا ہے اور ترک شر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی آنکھ یا اپنے کسی اور عضو سے دوسرے کے مال یا عزت یا جان کو نقصان نہ پہنچا سکے یا نقصان رسانی اور کسر شان کا ارادہ نہ کر سکے۔ اور ایصال خیر کے مفہوم میں تمام وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے علم یا کسی اور ذریعہ سے دوسرے کے مال یا عزت کو فائدہ پہنچا سکے یا اس کے جلال یا عزت ظاہر کرنے کا ارادہ کر سکے یا اگر کسی نے اس پر ظلم کیا تھا تو جس سزا کا وہ ظالم مستحق تھا اس سے درگذر کر سکے اور اس طرح اس کو دکھ اور عذاب بدنی اور تاوان مالی سے محفوظ رہنے کا فائدہ پہنچا سکے یا اس کو ایسی سزا دے سکے جو حقیقت میں اس کیلئے سراسر رحمت ہے

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

پس وہ لوگ جو بشاشت کے ساتھ احکامات الٰہیہ پر عمل کرتے ہیں اور ایصال خیر اور دفع شر کے طریقوں کو اختیار کرتے ہیں۔ اور اپنی کسی خوبی پر تکبر و غرور نہیں کرتے اور اپنے اعلیٰ افعال اعلیٰ اخلاق اعلیٰ کردار کے مالک ہیں اور بے جا دنیاوی نمائش و نمود سے کنارہ کش رہتے ہیں وہی کامل حیا اور کامل ایمان کے مالک ہیں۔

ہماری دردمندانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی کامل رضا کی راہوں پر چلنے والے ہوں اور وہ رحمٰن خدا ہمیں اپنی دینی اور دنیاوی برکتوں اور مسرتوں سے بہرہ مند کرے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ اللّٰھم آمین۔

بقیہ: قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

سے بڑھ کر شفیق تھی۔ آپ اس کا غم خود اٹھاتے دعائیں کرتے۔ ہمارا یہ محبوب آقا نہ صرف خود سراپا محبت و شفقت تھا۔ بلکہ اس نے ساری دنیا کو

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

کا درس دیا وہ مبارک وجود جس کے قریباً سترہ سال دور خلافت میں ہم نے احمدیت کی تائید میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلووں اور غیر معمولی نشانات کو دیکھا جس کے بابرکت وجود سے جماعت کی تعلیم و تربیت اور اشاعت قرآن کے عظیم کارہائے نمایاں سرانجام پائے۔

جس کے عہد سعادت میں سلسلہ کے نفوس اور اموال میں غیر معمولی ترقی ہوئی

اور برکت پر برکت عطا ہوئی اور حضرت اقدس ..... ناقل) کا الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" آپ کے عہد میں پورا ہوا چنانچہ سربراہ مملکت گیمبیا جناب ایف ایم سنگھاتے نے احمدیت قبول کر کے حضرت اقدس ..... کے کپڑوں سے برکت پائی۔

علم کی دنیا میں آپ کی دعاؤں کے طفیل جماعت کے ایک فرد کو نوبل پرائز ملا نیز آپ کے مبارک عہد میں فضل عمر فاؤنڈیشن۔ وقف عارضی، تعلیم القرآن، نصرت جہاں سکیم، صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ۔ دیگر بہت سی تحریکات جاری ہوئیں جن کے ذریعہ پاکستان اور اکناف عالم میں احمدیت کو غیر معمولی عظمت حاصل ہوئی۔

مسجد بشارت سپین کی تعمیر ایک اور عظیم برکت ہے جو آپ کے عہد میں رونما ہوئی۔ یہ وہ پہلی مسجد ہے جو سپین میں سات سو پینتالیس سال کے بعد تعمیر ہوئی جس کا سنگ بنیاد آپ نے اپنے دست مبارک سے رکھا۔

اسی طرح دنیا بھر میں ہزاروں ہزار نفوس کو آپ کے انفاس قدسیہ سے روحانی حیات ملی مشرق کے اہم ملک جاپان میں نئے مشن کا قیام عمل میں آیا۔ امام جماعت کی ملاقات اور روحانی فیوض سے مستفیض ہونے کے لیے بیرونی ممالک سے مرکز میں آنیوالے اصحاب کے لیے ان کے مناسب حال اور شایان شان قیامگاہیں تیار کروائیں۔ نیز ان کی علمی تشنگی کو سیراب کرنے کے لیے مکتبہ علمیہ قائم کیا۔

حضرت بلالؓ کی سرزمین براعظم افریقہ میں نئے سکول کالج اور ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا۔ اور دنیا بھر میں نئی مساجد نئے مشن ہاؤسز کی تعمیر ایسے کارنامے ہیں جو آپ کی یاد ہمیشہ تازہ رکھیں گے۔ غرض آپ کی زندگی کا ہر دن جماعت کی روز افزوں ترقی کا پیغام لایا۔

۱۹۷۴ء کے حد درجہ پرآشوب اور اذیت ناک حالات میں آپ نے جس رنگ میں جماعت کی راہنمائی کی اور مصائب کے طوفانوں سے جماعت کو محفوظ و مصئون رکھا، جماعت نے مسکراتے ہوئے چہروں سے ان مصائب کو برداشت کیا آپ کی ہدایات کے مطابق جماعت خدا تعالیٰ کی خالص اور چمکتی ہوئی توحید پر قائم رہی نیز آپ نے جس جرأت اور یقین کے ساتھ دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں عقائد احمدیت کی ترجمانی کر کے اتمام حجت فرما دی۔ یہ سب امور آپ کی زندگی اور آپ کے عہد خلافت کے ایسے شاندار اور زریں کارہائے نمایاں ہیں کہ سلسلہ کی تاریخ کے صفحات ہمیشہ ان کے ذکر سے چمکتے اور دمکتے رہیں گے۔

آپ کی جدائی سے دلوں کو جو صدمہ پہنچا ہے اس پر ہم بحکم خدا صبر کرتے ہیں اور اپنے پیارے خدا سے آپ کی بلندی درجات کے لیے دعا کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اے خدا ہمارے دلبر با نورانی وجود ہم سے جدا ہونے والی مقدس روح کو اپنے خاص فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا فرما۔ آمین۔

ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تینوں فرزندانِ ارجمند۔ دونوں بیٹیوں، غمزدہ رفیقہ حیات۔ تمام افرادِ خاندان دیگر لواحقین اور دُنیا بھر میں بسنے والے احمدی احباب و خواتین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

سیدنا حضرت (اقدس .... ناقل) نے غلبۂ اسلام کی جو مہم جاری فرمائی جسے آپ کے خلفاء اپنے نورِ بصیرت اور انتھک کوششوں اور الٰہی ہدایات و تائیدات کے ماتحت آگے بڑھاتے رہے۔ اب جس کی زمام قیادت ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک میں آئی ہے۔

ہم عہد کرتے ہیں کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کے مطابق اُسے آگے کامیاب بنانے کے لیے ہر قسم کی قربانی ہمیشہ پیش کرتے رہیں گے اور آپ کے سب حکموں پر لبیک کہنا اپنے لیے سعادت سمجھیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ ہم سب کے لیے دعا کریں کہ ہم اس عہد کو صحیح معنی میں پورا کرنے والے ہوں اور ہمارا خدا ہم سے راضی ہو۔ آمین۔

والسلام

ہم ہیں ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

بقیہ: قرار دادِ تعزیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہیں۔ ؎

العین تدمع۔ والقلب یحزن
ولا نقول الا بما یرضیٰ بہ ربنا

ناقلؔ (حضرت اقدس)۔ قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر۔ ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق۔ غلبۂ حق کے مناد۔ اسلام کے بطلِ جلیل۔ عزم و ہمت کی چٹان۔ فتح و ظفر کی کلید، غریبوں کے ہمنوا۔ بے کسوں کے سہارے۔ مایوس دلوں کے لئے امید کا پیغام، مردہ روحوں کے لئے مسیحا نفس۔ ابدی بہاروں کی طرح مسکرانے والے۔ پُر وقار شخصیت، عجز و انکسار کا حسین پیکر۔ پُر آشوب مصائب میں ہمت و استقلال کی چٹان بنکر سینہ سپر ہونے والے۔ اپنے غلاموں کے غم میں برابر کے شریک اور ہماری خوشیاں دوبالا کرنے والا یہ پیارا وجود پیغامِ احمدیت کو ساڑھے سولہ سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ اکنافِ عالم تک پہنچانے کے بعد اپنے رب کریم کے حضور حاضر ہو گیا۔

آپ نے اپنے عہدِ سعید میں متعدد مبارک تحریکوں کا اعلان فرمایا جن کے ذریعہ کشتیٔ اسلام حیرت انگیز تیزی اور سلامت روی سے چلنے لگی۔ ان میں سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں آگے بڑھو۔ صد سالہ جوبلی۔ اشاعت قرآن عظیم کا عظیم منصوبہ۔ وقفِ عارضی۔ لنڈن کانفرنس اور مسجد سپین کی تعمیر خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں

ہمارے آقا کا بالخصوص خدام الاحمدیہ سے خاص شفقت اور محبت کا سلوک تھا۔ ہم آپ کی کس کس خوبی کا ذکر کریں۔ آپ تو خدائی انوار کی آماجگاہ تھے۔ آپ نے انسانیت کی خدمت کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ ابد تک تاریخ کا سنہری باب بنے رہیں گے۔

اے جانے والے! آپ پر لاکھوں سلام!! آپ اپنی مراد کو پا گئے۔ اپنا تن من دھن اپنے رب کی رضا میں صرف کر ڈالا۔ اور مخلوقِ خدا کی ہدایت کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ خدا تعالیٰ آپ کی قربانیاں ضائع نہیں کرے گا بلکہ یہ پھل لائیں گی۔ اور خدا آپ کی ساری مرادیں پوری کرے گا۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔

اس موقع پر ہم ادنیٰ خدام اپنے خدا کے حضور یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنے پیارے آقا کے مشن کو پورا کرنے کے لئے اور غلبۂ اسلام کے جو عظیم منصوبے آپ نے جاری فرمائے انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی پوری ہمت صرف کر ڈالیں گے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معاون و مددگار ہوں گے۔ اس راہ میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک پیش کر دیں گے۔ شاید یہ حقیر قطرات اسلام کی عظیم عمارت میں رنگ بھرنے میں کام آسکیں۔

اے خدا ہم تیرے عاجز بندے ہیں مغموم و محزون۔ کمزور اور حقیر۔ تیرے فضل کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ تُو ہمیں طاقت بخش کہ ہم اپنا یہ عہد پورا کر سکیں۔

اپنے پیارے آقا کی جدائی کے غم میں ہم سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضور کی حرمِ محترم، آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں خاندان حضرت (اقدس .... ناقل) کے جملہ افراد اور احباب جماعت سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت اقدس کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ ہم سب کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ہم ہیں اراکین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سپاسنامہ

ہمارے دل و جان سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جدائی کا غم اگرچہ شدید ہے مگر ہم اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی ہیں ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ عظیم فضل فرمایا کہ اس نازک وقت اور مشکل گھڑی میں اس نے ہمارا ساتھ نہ چھوڑا۔ کشتیٔ اسلام و احمدیت طوفانی لہروں سے گزرتی ہوئی ساحلِ مراد تک پہنچی۔ خوف امن سے بدل گیا۔ استحکامِ خلافت کا نظارہ ایک بار پھر اپنی عظیم شان کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا نیلوی کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت (اقدس ... ناقل) سے جو وعدہ فرمایا تھا اس کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر کے طور پر جماعت کی قیادت اور اسلام کے غلبہ کیلئے کھڑا کر دیا۔

آپ کا اس عظیم روحانی منصب پر فائز ہونا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو استحکامِ خلافت اور غلبۂ اسلام کے لئے عزم و ہمت بخشنا اس امر کی دلیل ہے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اکنافِ عالم میں غلبۂ اسلام بر ادیانِ باطلہ کی جو مہم جاری فرمائی ہے خدائی تقدیر اسے ہر حال میں پورا کر کے چھوڑے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ غلبۂ اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ اب یہ نصف النہار تک پہنچ کر دم لے گا لیکن اس راہ میں ہمیں اپنی جان کا فدیہ دینا پڑے گا۔ اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کرنا ہوگا اور ہمارے دل کی یہ آواز ہونی چاہیئے۔ ؎

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

اے آنے والے مقدس وجود! اے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے والے خلیفۂ برحق! آپ کا بابرکت وجود ہمارے لئے خوشیوں اور کامرانیوں کا پیغام لایا۔ ہم عاجز، نالائق اور ادنیٰ غلام یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم خدا کے فضل اور اس کی توفیق طلب کرتے ہوئے آپ کے عظیم الشان مشن اور آپ کے مقاصدِ دینیہ میں ہر دم آپ کا ساتھ دیں گے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق کے بغیر ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لئے دل و جان سے پیارے آقا ہم آپ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ از راہِ شفقت ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد کو نبھانے کی توفیق بخشے۔

ہم عاجز بندے بھی یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آپ کے مقاصدِ دینیہ میں آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آپ کو عزم و ہمت بخشے۔ آپ کی عمر اور صحت میں بے انداز برکت ڈالے۔ اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہم ہر دم دامنِ خلافت سے وابستہ رہیں اور خلیفۂ وقت کے ارشادات بلکہ آپ کے اشاروں پر اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہم ہیں اراکین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلان دارالقضاء

مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ سکنہ ۱۹/۷ دارالعلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم سردار عبدالحق ٹھاکر صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۱۴/۱۱۱ دفتر تحریک جدید میں اس وقت مبلغ -/۲۶۰ روپے موجود ہیں۔ رقم مذکور میرے پوتے عزیزم مبین احمد صاحب کو ادا کر دی جاوے۔ دوسرے ورثاء کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نمایاں کامیابی

امسال عزیزم شکیل انجم چٹھہ ولد چوہدری نذر محمد صاحب چٹھہ آف مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ نے گورنمنٹ ہائی سکول سوئیاں والا سے مڈل کے امتحان میں ۶۶۱ نمبر لے کر وظیفہ کے حقدار ٹھہرے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو مزید کامیابیوں سے نوازے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔ (نسیم احمد شمس مربی سلسلہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ کا دور جماعت کے نفوس و اموال میں بے پناہ برکتوں کا دور تھا

خداوند کریم ہمیں حضور ایدہ اللہ کے تمام ارشادات کی کامل اطاعت کی توفیق عطا کرے

مربیان، معلمین و کارکنان نظارت اصلاح و ارشاد کا اظہارِ غم اور تجدیدِ عزم

الٰہی بشارتوں کے مصداق، نافلۂ موعود، ناصر الدین، فاتح الدین خلیفۂ ذوالقرنین سیدنا حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے سانحۂ ارتحال پر

نومبر ۱۹۶۵ء سے جون ۱۹۸۲ء تک کا زمانہ تاریخ احمدیت اور تبلیغ اسلام کے لیے ایک یادگار دور ہے۔ حضرت مصلح موعود کی رحلت پر صدمہ سے دوچار جماعت کو آسمانی فرشتوں نے حصارِ عافیت میں لے کر خلافتِ ثالثہ کے بابرکت دور میں داخل کیا۔ ساڑھے سولہ سال میں بڑے بڑے ابتلاء رونما ہوئے مگر کامل اطمینان سکینت اور چہرہ پر سدا بہار مسکراہٹ لیے سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے جماعت کی کچھ اس رنگ میں قیادت فرمائی کہ آپ کا دور جماعت کے نفوس و اموال میں بے پناہ برکتوں کا دور ثابت ہوا۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم اور صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے ذریعہ آج جماعت کا قدم ایک مضبوط بنیاد پر استوار ہو چکا ہے۔ تعلیم القرآن۔ وقف عارضی مشن ہاؤسز۔ نئی مساجد۔ سکولز۔ کالجز اور ہسپتالوں کی تعمیر متعدد اور دلکش گیسٹ ہاؤسز جماعت کے وقار اور علوِ شان کا مظہر ہیں دنیا بھر کو "محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں" کا درس دینے والے خدائے عظمتِ اسلام کا نشان بنا دیا۔ آپ کا ایک اہم اور خاص کارنامہ سپین میں سینکڑوں سال بعد پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد ہے جو خدا کے فضل سے آپ ہی کے مبارک دور میں مکمل طور پر تیار بھی ہو گئی۔ مسجد بشارت سپین میں اسلام کی عظمتِ نو کا ایک نشان ہے۔ آپ کے مبارک پُر سعادت دور کا ہر لمحہ اسلام و احمدیت کی سربلندی کا ذریعہ بنا۔ آپ خدا کی دوسری قدرت کے مجسم ظہور تھے۔ جماعت کا ہر فرد گواہ ہے کہ بڑے سے بڑے ابتلاء بھی حضور کے پائے ثبات میں کوئی جنبش پیدا نہ کر سکے۔ ہر ابتلاء کے وقت آپ کا قدم مضبوط تر۔ آپ کی نگاہ بلند اور آپ کا عزم غالب رہا۔ آپ کے جاری کردہ منصوبوں پر اور پروگراموں پر ہمیشہ عمل ہوتا رہے گا۔ اور آپ کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۸ اور ۹ جون کی درمیانی شب آپ جذباتِ مسرت و غلبہ سے سرشار جماعت کو یک دفعہ مغموم و اشکبار کرتے ہوئے مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے۔

فانا للہ و انا الیہ راجعون

یہ صدمہ جماعت کے ہر فرد کے لیے یکساں المناک ہے اس موقعہ پر نظارت اصلاح و ارشاد کے جملہ مربیان سلسلہ اور معلمین کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اطال اللہ بقاءہا۔ حضور پُر نور کی مغموم حرم محترم تینوں صاحبزادگان دونوں صاحبزادیوں اور تمام بھائی بہنوں اور جملہ افراد خاندان حضرت اقدس ..... نیز ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعتہائے احمدیہ کے تمام احباب و خواتین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ وہ سب کو اپنی جناب سے صبر جمیل عطا فرمائے۔

پیمانِ اخلاص و وفا

اس موقعہ پر ہم خدا تعالیٰ کے اس کرم پر شکر گزار ہیں کہ اس نے ایک دفعہ پھر غمزدہ جماعت کے زخموں پر تسکین بخش پھاہا رکھا اور خوف کو امن میں تبدیل کرتے ہوئے ملائکہ عرش کے سایہ تلے ساری جماعت کو پھر قدرتِ ثانیہ کے نئے مظہر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کے دستِ مبارک پر جمع کر دیا اور دلوں کو ایک عجیب رنگ کا سکون بخشا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک :۔

اس موقعہ پر ہم صمیم قلب سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ اسلام و احمدیت کے اکنافِ عالم میں کامل غلبہ کے لیے ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہم سے جو قربانی بھی طلب فرمائیں گے۔ ہم پیش کرنے کے لیے ہر دم تیار ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ خداوند کریم اپنے فضل سے ہمیں حضور پُر نور کے منصوبوں پروگراموں اور تمام ارشادات پر ہمیشہ کامل اطاعت، اخلاص اور جذبۂ قربانی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ہم ہیں

(مربیانِ معلمین سلسلہ احمدیہ و کارکنانِ نظارت اصلاح و ارشاد و مقامی ربوہ)

(اداریہ بقیہ صفحہ ۲)

کے ساتھ اطاعت بجا لائیں کیونکہ وہ ان کے اتحاد و اتفاق اور اجتماعیت کا مرکز و محور ہے۔)

اگرچہ وہ نفوس عالیہ جنہیں خدا تعالیٰ نیابت رسولؐ کے منصب پر فائز فرماتا ہے نائب رسولؐ ہونے کی حیثیت میں حبل اللہ ہی کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نورِ نبوت کے امتداد کے لئے ہی انہیں اس منصب جلیل پر فائز کرتا ہے۔ تاہم حبل کے لفظ میں اس کے ایک اور لغوی معنوں کی رو سے خاص نائبین رسولؐ کی طرف اشارہ کر کے ان کے ساتھ بھی محبت و اطاعت کا تعلق استوار کرنے کی تلقین کی گئی ہے تاکہ مومنوں میں اجتماعیت اور مرکزیت کی روح ہمیشہ ہی برقرار رہے اور نہ صرف برقرار رہے بلکہ ترقی کرتی رہے۔ لغت کی رو سے حبل امن و امان اور تحفظ و سلامتی کے وعدے اور یقین دہانی کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ آیت استخلاف (النور آیت ۵۶) میں اللہ تعالیٰ نے جہاں امت محمدیہ میں بعض شرائط کے ساتھ قیام خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ وہاں یہ یقین دہانی بھی کرائی ہے کہ اس وعدہ کی صورت میں وہ مومنوں کی خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل دے گا۔ یعنی جب بھی ان کے لئے خوف کی حالت پیدا ہوگی وہ نظام خلافت کی برکت سے اسے امن کی حالت میں بدلتا چلا جائے گا۔ جیسا کہ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ سو گویا مقام خلافت کا وعدہ امن و امان اور تحفظ و سلامتی کا وعدہ ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو خلفاء جن کے ذریعہ یہ وعدہ پورا کیا جاتا ہے رسولؐ کے بعد حبل اللہ کا ہی درجہ رکھتے ہیں

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا کہہ کر دراصل حکم یہ دیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی وابستگی۔ محبت و عقیدت اور آپؐ کی کامل اطاعت کے ساتھ ساتھ آپؐ کے بعد قائم ہونے والے نظام خلافت کو پکڑے رہو۔ یعنی خلفاء کے ساتھ بھی دلی وابستگی، محبت و عقیدت اور ان کی کامل اطاعت کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرو۔ یہ امر تمہیں تفرقہ سے بچا کر باہم متفق و متحد رکھنے کا موجب ہوگا۔ اور تمہارا یہ اتحاد تمہیں دین و دنیا میں کامیاب و کامران کر دکھائے گا۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دلی وابستگی محبت، عقیدت اور کامل اطاعت میں آپؐ کے نائب ہونے کی حیثیت میں آپؐ کے خلفاء بھی شریک ہیں۔ جس طرح مامور من اللہ کے ساتھ دلی وابستگی، محبت و عقیدت اور اس کی اطاعت ضروری ہے بعینہٖ اسی طرح خلفاء کے ساتھ دلی وابستگی اور محبت و عقیدت اور ان کی اطاعت ضروری ہے۔ اس کے بغیر مومن تفرقہ سے نہیں بچ سکتے اور نہ ان میں اتحاد و ائتلاف کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے جس کا ہونا ترقی اور کامیابی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اتحاد و اتفاق اور اجتماعیت کا اصل محور مامور من اللہ کی ذات اور اس کے خلفاء کے ساتھ دلی وابستگی، محبت و عقیدت اور کامل اطاعت کا جذبہ ہے۔

ضروری اعلان

تمام امراء و صدران جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ بیعت فارم پُر کر کے اپنے دستخطوں کے ساتھ بھجوائیں۔ بہتر ہوگا کہ یہ بیعت فارم اکٹھے کر کے کسی آدمی کے ذریعہ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائے جائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ آمد چندہ عام چندہ جلسہ سالانہ کے بقایاجات جلد از جلد ادا فرما کر ممنون فرمائیں

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

پروگرام درس القرآن مسجد مبارک ربوہ

نمبر شمار	نام مدرس	حصہ قرآن کریم
۱	مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی	سورۃ فاتحہ تا آل عمران ع ۹
۲	" سید عبدالحی صاحب	آل عمران ع ۱۹ تا المائدہ
۳	" مبارک احمد صاحب	سورۃ انعام تا انفال
۴	" صوفی محمد اسحٰق صاحب	سورۃ توبہ تا سورۃ یوسف
۵	" سید میر محمود احمد صاحب	سورہ رعد تا کہف
۶	" سید احمد علی شاہ صاحب	" مریم تا فرقان
۷	" چوہدری محمد شریف صاحب	" شعراء تا سبا
۸	" محمد اسماعیل صاحب منیر	" فاطر تا زخرف
۹	" عبدالمالک خانصاحب	" دخان تا تحریم
۱۰	" دوست محمد صاحب شاہد	" ملک تا الناس

(ناظر اصلاح وارشاد)

تقریب شادی

عزیزم عبدالباری کیومؔ صاحب شاہد ایم اے ابن محترم کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب کی تقریب شادی مورخہ ۸ اپریل ۱۹۸۲ء بروز جمعرات منعقد ہوئی۔ اُن کے نکاح کا اعلان محترم سلطان محمود صاحب انور فاضل مربی سلسلہ نے ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء کو قبل از خطبہ جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم عبدالرحیم مدہوش رحمانی صاحب ایڈووکیٹ کی صاحبزادی فریدہ فرحت صاحبہ ایم۔ اے، ایم ایڈ کے ساتھ فرمایا تھا۔

بارات کے پہنچنے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز بعد نماز عصر مکرم مدہوش صاحب کی قیام گاہ واقع پیر کالونی کراچی پر تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ جس کے بعد محترم سلطان محمود صاحب انور نے مختصر دعائیہ خطاب فرمایا۔ اور محترم امیر صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لیے اجتماعی دُعا کروائی۔

بارات اُسی شام جناب ایکسپریس سے واپس روانہ ہو کر اگلے روز شام ۷ بجے ربوہ پہنچی۔ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء بروز اتوار بوقت دوپہر دولہا کے والد محترم کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب اپنے مکان ۴۳/۸ دارالرحمت وسطی ربوہ پر ان کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد احباب وخواتین کے علاوہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لیے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(مرزا عبدالسمیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

رمضان المبارک اور انصار حضرات

ان مبارک ایام میں انصار احباب جہاں نوافل۔ تہجد۔ تراویح۔ تلاوت قرآن کریم اور رمضان المبارک کے دوسرے متعلقہ عبادات کو تندہی سے ادا کریں گے وہاں قیادت اصلاح وارشاد کی طرف سے بھی گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل کتب کا خاص طور پر مطالعہ کریں۔

۱۔ ہماری تعلیم ۲۔ احمدیت کا پیغام ۳۔ ہمارے عقائد

یہ تینوں رسالے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم و تربیت اور اصلاح وارشاد کے نقطہ نظر سے بہت مفید ہیں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

بزم ارشاد کا قیام

مجلس انصار اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ بزم ارشاد کا قیام آپ کی مجلس اور جماعت کی ترقی کے لئے ایک ضروری قدم ہے۔ اس ضمن میں رپورٹ بھجوائیں کہ آپ نے کیا کوشش کی ہے؟

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

برائے توجہ لجنات

امسال فضل عمر درس القرآن کلاس انشاء اللہ ۲۸ جولائی تا ۱۱ اگست ۱۹۸۲ء ربوہ میں منعقد ہوگی۔ تمام لجنات کی صدریں ابھی سے زیادہ سے زیادہ بچیوں کو کلاس میں شرکت کی طرف توجہ دلائیں اور زیادہ تعداد میں طالبات شامل ہو کر اس کلاس سے استفادہ کریں۔ آنے والی طالبات کی فہرستیں ایک ہفتہ قبل آ جانی چاہئیں تاکہ اس کے مطابق رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۳۰ اگست کو ہوگا

- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدواران واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۳۰ ظہور ۱۳۶۱ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۸۲ء بروز سوموار ۸ بجے صبح دفتر تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ لیکن داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۰ جولائی تک دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس لئے امیدواران کو چاہیے کہ میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ درخواستیں فوری طور پر مقامی جماعت کے صدر صاحب کی معرفت دفتر وکالت دیوان کو بھجوا دیں تا انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔
- اس سے قبل داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی مقرر کی گئی تھی۔ امیدواران کی سہولت کے لئے اب اس میں ۲۰ جولائی تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔
- انٹرویو کے لئے درخواست دہندگان میں سے صرف انہی کو بلایا جائے گا جنکی میٹرک میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہوگی اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہوگی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

داؤد انجینئرنگ کالج کراچی میں داخلے

داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں الیکٹرونکس۔ آرکیٹیکچر، کیمیکل۔ میٹرلز جی اور انڈسٹریل انجینئرنگ میں ۲۹ جون تک داخلے ہوں گے۔ مزید معلومات کے لئے خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

سلیم احمد، یونٹ انچارج۔ داؤد کالج A-II-47

فون ۶۸۴۰۲۹ (مغرب تا عشا) نواز کورٹ۔ نزد واٹر پمپ۔ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی ۳۸

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

۱۔ ماہ رواں کے آخری عشرہ میں ۱۸ تا ۲۵ جون ہفتہ وصولی منایا جا رہا ہے۔

۲۔ آپ کی مجلس کو چاہیئے کہ اس ہفتۂ وصولی کو احسن طریق سے منائے اور سو فیصد ادائیگی والی مجالس میں شامل ہو جائے۔

۳۔ اس ہفتہ وصولی کی رپورٹ مرکز کو ہر صورت میں ۲ جولائی تک پہنچا دیں۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدینِ مجالس! ۱۸ ربعوں کو منائے جانیوالے "مثالی وقارِ عمل" کی رپورٹ بھجوانا نہ بھولیں!

مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید طرز رہائش ہر ایک کیلئے موزوں

محفوظ سرمایہ کاری

دولت نگر

ایف۔ایل 11۔ بلاک 'کے'، نارتھ ناظم آباد۔ کراچی

Ref. No. MP/ DCB/(D)/573/NOC/S-387/81 Dated: 21st December, 1981

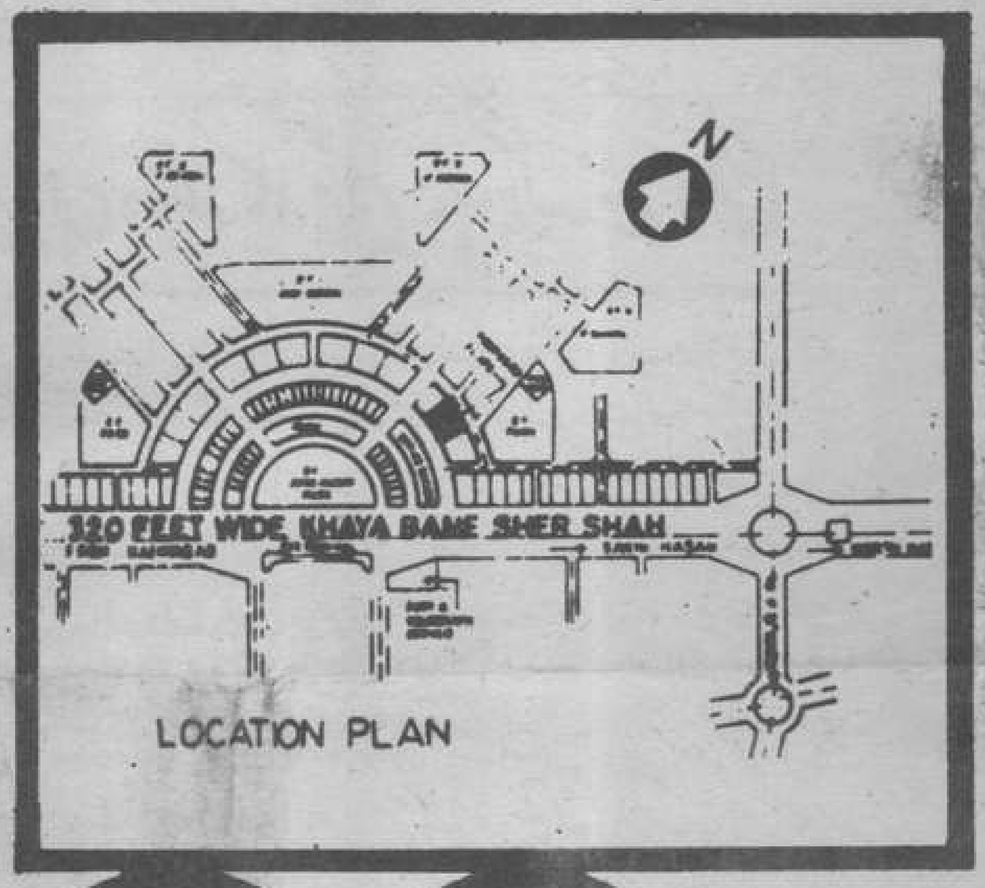

مقررہ وقت پر قبضہ

قیمت نہ بڑھنے کی ضمانت

بکنگ ۱۰ ہزار سے ۱۵ ہزار

مناسب قیمت آسان اقساط

۵۰ ہزار روپے قرضہ کی سہولت

یکمشت ادائیگی پر ۱۰ فیصد رعایت

۳۲۰ فٹ مین روڈ نارتھ ناظم آباد

ہر قسم کی ٹرانسپورٹ کی سہولت

اسکول کالج اور پارک نزدیک

گرے سیمنٹ موزائیک فلورنگ

کنسیلڈ وائرنگ

ڈیولپمنٹ تیزی کے ساتھ جاری ہے

☐ دو بیڈروم بمعہ اٹیچڈ باتھ ☐ ہر بیڈروم کے ساتھ بالکونی ☐ ڈرائنگ ڈائننگ ☐ کامن لاؤنج

☐ کشادہ کچن ☐ فلش ڈورز ☐ زلزلہ سے محفوظ تعمیر اور پلاننگ۔

بکنگ سائٹ آفس پر بھی جاری ہے۔

آرکیٹکٹ اینڈ کنسلٹینٹ

شاہد ناظم ایسوسی ایٹس

A-1 فائیو اسٹار پلازہ۔ یونیورسٹی روڈ کراچی۔ فون: ۴۱۶۹۳۷

abl الائیڈ بلڈرز لمیٹڈ

SB-6۔ بلاک ۲ گلشن اقبال۔ کراچی

فون: ۴۶۳۳۰۵ ۶۱۵۳۵۸